راشدی خاندان کی خدمات حدیث

عبدالقدیر
پی ایچ ڈی سکالر (عربی) شعبہ عربی، جامعہ پنجاب، لاہور

پروفیسر ڈاکٹر خالق داد ملک
صدر شعبہ عربی، جامعہ پنجاب، لاہور

RASHIDI FAMILY'S SERVIVES
IN THE FIELD OF HADITH LITERATURE

Abdul Qadeer
PhD Scholar (Arabic)
Department of Arabic, Oriental College, Lahore

Khaliq Dad Malik, PhD
Chairman Department of Arabic, Oriental College, Lahore

Abstract

There rose many scholars who rendered their services in one field of Islam or the other. But there is seldom mention of a family who geneation after geneation dedicated its services for the spread of Hadith literature. Rashidi family of Sindh is exceptionally and tremendously did the same. This family has dedicated its energies for this sacred mission for centuries. This article is an effort to encompass the services of Rashdi Family of Sindh in the field of Hadith literature.

Keywords:
راشدی، حدیث، تاریخ، فلسفہ، سندھ، سید احمد شہید، شاہ اسمعیل شہید، پیر پگاڑا

سرزمین سندھ میں راشدی خاندان کی دینی وعلمی خدمات مسلمہ ہیں۔ راشدی خاندان نے تفسیر، حدیث،فقہ،تاریخ،سیرت ،اسماءالرجال،لغت،حکمت،فلسفہ اور شعر میں مستند اور مانے ہوئے ماہر پیدا کیے جنھوں نے پورے سندھ کو فیض یاب کیا۔اس خاندان کو حضرت سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کی جماعت مجاہدین کی میزبانی کا شرف بھی حاصل ہے۔راشدی خاندان کے مورث اعلیٰ سید محمد راشد ہیں جن کی طرف یہ خاندان منسوب ہے۔انھی کے نام سے انھیں ''راشدی'' کہا جاتا ہے۔سید محمد راشد شاہ کے دو بیٹے تھے پیر سید صبغت اللہ شاہ اور سید محمد یاسین شاہ۔پیر سید صبغت اللہ شاہ کو دستار یعنی پگڑی عنایت کی گئی اس لیے ان کی اولاد ''پیر پگاڑا'' کہلائی اور سید محمد یاسین شاہ کو ''جھنڈا'' عنایت ہوا جس کی وجہ سے ان کی اولاد ''پیر آف جھنڈا'' کہلائی ۔اس طرح یہ خاندان دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔(۱)

پیر سید صبغت اللہ شاہ راشدی

پیر سید صبغت اللہ شاہ بڑے عالم باعمل تھے اور ایک نایاب و نادر علمی کتب خانے کے مالک تھے۔ان کی کتابوں کی تعداد ۱۵ ہزار سے متجاوز تھی، کتب شروح حدیث کا خاصا ذخیرہ تھا۔ان کے علاوہ تفاسیر قرآن مجید اور فارسی شعرا کے دیوان بھی تھے۔اعجاز الحق قدوسی لکھتے ہیں:

> حدیث کے ساتھ ان کی محبت کا یہ عالم تھا کہ شاہ فقیر اللہ علوی کی وفات کے بعد ان کے کتب خانے سے بخاری شریف کا ایک نسخہ پیر سید صبغت اللہ شاہ نے تبرکاً منگوالیا۔جب لوگ اس نسخے کو لے کر آئے تو صبغت اللہ شاہ نے ہزاروں آدمیوں کے ساتھ اپنے والد کے استاد کے اس نسخے کا استقبال کیا اور اس نسخے کے حصول کو اپنی خوش قسمتی سمجھا۔(۲)

سید محمد یاسین شاہ راشدی

سید محمد یاسین شاہ کو جھنڈا دیا اس لیے ان کی اولاد جھنڈے والی کہلائی۔پیر سید محمد یاسین شاہ ۱۲۱۲ھ میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم اپنے والد مرحوم سید محمد راشد شاہ سے حاصل کی اور دین اسلام کی نشر واشاعت میں مصروف ہو گئے۔قرآن وحدیث کی روشنی میں دعوت اصلاح کا کام جاری رکھا۔۱۲۶۸ھ میں پیر جھنڈا قصبہ میں سکونت اختیار کی۔۱۵ سال کے بعد ۱۲۷۵ھ میں انتقال کیا۔(۳)

پیر سید فضل اللہ شاہ راشدی

پیر سید محمد یاسین کے انتقال کے بعد ان کے بڑے فرزند پیر فضل اللہ شاہ جانشین مقرر ہوئے۔لیکن خاندانی اختلافات کی وجہ سے حروں کے ہاتھوں مقتول ہوئے۔(۴)

پیر سید رشید الدین شاہ راشدی

پیر سید فضل اللہ شاہ کی شہادت کے بعد ان کے بھائی پیر سید رشید الدین شاہ سجادہ نشین ہوئے۔

آپ ۱۲۵۳ھ میں پیدا ہوئے ۔دینی علوم کی تکمیل کے بعد اپنے حلقہ احباب کی اصلاح وتربیت کی ۔۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے وقت آپ ۲۲ برس کے جوان تھے ۔سندھ کے مسلمانوں نے جنگ آزادی میں بھرپور حصہ لیا۔ جب ردعمل میں انگریزوں نے ان پر ظلم وستم ڈھائے اور وحشت ناک سزائیں دیں اس وقت متدین مسلمانوں نے فیصلہ کیا کہ اسلامی تعلیم وتبلیغ سے اتحاد پیدا کر کے لوگوں میں آزادی کی روح پھونکی جائے اور انھیں جہاد کے لیے تیار کیا جائے ۔اس خیال سے پیر صاحب نے ''پیر جھنڈو'' میں دینی مدرسہ قائم کیا اور کتب خانہ کی بنیاد ڈالی ۔آپ کی علمی مجالس میں کئی علما شریک ہوتے تھے ۔آپ کی ۱۳۱۷ھ میں رحلت ہوئی ۔(۵)

علامہ پیر سید ابوتراب رشداللہ شاہ راشدی

پیر سید رشیدالدین کی رحلت کے بعد ان کے فرزند ارجمند پیر علامہ سید ابوتراب رشداللہ شاہ مسند نشین ہوئے ۔آپ ۱۲۷۷ھ میں پیدا ہوئے اور ان کی تعلیم وتربیت خالص دینی وعلمی ماحول میں ہوئی ۔پیر سید رشید الدین شاہ مرحوم نے آپ کی تعلیم کی طرف خاص توجہ دی، اور اس دور کے نامور اور جید علما سے اکتساب فیض کیا۔ آپ کے اساتذہ کرام میں مولانا عبیداللہ سندھیؒ بھی شامل ہیں، حدیث کی سند شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین محدث دہلویؒ اور علامہ حسین بن محسن انصاری یمانی نزیل بھوپال سے حاصل کی ۔تکمیل تعلیم کے بعد آپ نے پوری زندگی دین اسلام کی نشر واشاعت، کتاب وسنت کی ترقی وترویج میں بسر کر دی ۔آپ کی علمی، دینی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔

آپ کا سب سے عظیم کارنامہ قرآن وحدیث کی تعلیم کو عام کرنے کے لیے ۱۹۰۱ء میں گوٹھ پیر جھنڈو میں ایک دینی مدرسہ ''دارالرشاد'' کا قیام ہے ۔مولانا عبیداللہ سندھیؒ کو اس مدرسے کا صدر مدرس مقرر کیا گیا اور دیگر علمائے کرام کی بھی خدمات حاصل کی گئی اس مدرسہ میں سندھ کے علاوہ متحدہ ہندوستان کے دوسرے صوبوں سے بھی طلبہ نے داخلہ لیا اور علوم دینیہ کے اس چشمے سے سیراب ہوئے ۔

ان کا دوسرا بڑا علمی کارنامہ مدرسہ دارالرشاد کے ساتھ ایک عالیشان کتب خانے کا قیام تھا،آپ نے اپنے خاندانی کتب خانے میں توسیع کی اور اسلامی ممالک سے تفسیر، حدیث، تاریخ، اسماء الرجال اور دوسرے علوم کی نایاب کتابیں منگوا کر اس کتب خانہ میں جمع کیں ۔آپ ۱۳۲۲ھ میں جب حج بیت اللہ کے لیے تشریف لے گئے تو مکہ معظمہ اور مدینہ کے کتب خانوں سے حدیث کی نایاب کتابیں نقل کرائیں ۔آپ نے امام شوکانی کی کتاب ''ارشادالفحول'' دوسو روپے میں خرید کر چھپوائی اور دو روپے فی کتاب فروخت کی ۔ہندوستان میں بمبئی اور حیدرآباد دکن کے کتب خانوں سے نایاب کتابیں نقل کرا کر اپنے کتب خانہ میں جمع کیں ۔بعد میں دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن نے بھی اس کتب خانہ سے نقل کروائیں ۔مولانا زین العابدین آروی کے کتب خانہ سے ان کے ہاتھ کا لکھے ہوئے مخطوطے السنن الکبریٰ للبیہقی کی دس جلدیں خریدیں ۔(۶)

مولانا عبیداللہ لکھتے ہیں:

کتب خانہ پیر صاحب العلم گوٹھ پیر جھنڈو ضلع حیدرآباد راشدی طریقہ کے پیر صاحب العلم کے پاس علوم دینیہ کا کتب خانہ تھا۔دوران مطالعہ میں وہاں جاتا رہتا اور کتابیں مستعار بھی لاتا رہا۔میرے تکمیل مطالعہ میں اس کتب خانہ کے فیض کا بڑا دخل تھا۔پھر مولانا ابوتراب رشداللہ شاہ صاحب العلم الرابع سے علمی صحبتیں رہیں وہ علم حدیث کے بہت بڑے عالم اور صاحب تصانیف تھے۔(۷)

برصغیر کی دینی ومذہبی اور قومی وملی تحریکات سے بھی علامہ ابوتراب سید رشداللہ شاہ کا تعلق رہا ہے۔تحریک خلافت میں آپ نے بھرپور حصہ لیا۔فروری ۱۹۲۰ء میں لاڑکانہ میں خلافت کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔اس کانفرنس میں مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا شوکت علی شریک ہوئے تھے۔اس کانفرنس کی صدارت پیر سید رشداللہ شاہ نے کی تھی۔آپ کا صدارتی خطبہ تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔یہی خطبہ آپ کے اسیر زنداں ہونے کا سبب بنا۔

سید رشداللہ شاہ کو مطالعہ کا بے انتہا شوق تھا۔اپنے مطالعے اور معلومات کو عوام الناس تک پہنچانے کے لیے آپ نے سندھی،عربی،اردو،اور فارسی میں ۷۰ سے زائد کتابیں لکھیں۔آپ نے فن حدیث میں درج ذیل کتابیں لکھیں:

- تجرید البخاری:اس کتاب کا سید رشداللہ شاہ نے سندھی میں ترجمہ کیا۔
- کشف الاستار عن رجال معانی الاسرار: علامہ طحاوی کی شرح معانی الآثار کے رجال پر علامہ بدر الدین عینی کی کتاب معانی الاخیار فی اسمارجال معانی الآثار کا اختصار کیا گیا ہے۔یہ کتاب دارالاشاعت دیوبند سے ۱۳۴۹ھ میں شائع ہوچکی ہے۔
- الاعلام بـرواة الامام: مسند امام ابوحنیفہ کے ان رجال کے احوال پر مشتمل ہے جن کا تقریب التہذیب میں ذکر نہیں ہے اس کا ایک مخطوطہ المکتبہ العالیۃ العلمیۃ درگاہ شریف میں اور دوسرا مخطوطہ المکتبہ الراشدیۃ آزاد پیر جھنڈو میں موجود ہے۔
- شابیب العسجد فی تخریج احادیث مکاتیب مرشدنا الارشد: پیر محمد راشدؒ کے مکتوبات میں ذکر کردہ احادیث کی تخریج کی گئی ہے،اس کا مخطوطہ المکتبہ الراشدیہ آزاد پیر جھنڈو میں موجود ہے۔
- نشاط الراغبین فی تخریج احادیث صراط الطالبین: سید محمد یاسین راشدی کی کتاب صراط الطالبین کی احادیث کی تخریج کی گئی ہے۔اس کا مخطوطہ المکتبہ الراشدیہ آزاد پیر جھنڈو میں موجود ہے۔
- تحقیق حدیث انا احمد بلا میم:اس روایت کے سب طرق جمع کر کے ان پر کلام کیا گیا ہے کہ یہ روایت موضوع ہے۔اس کا مخطوطہ المکتبہ العالیہ العلمیہ درگاہ شریف میں موجود ہے۔

- تحقیق حدیث فرق ما بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس: اس روایت کی تحقیق وتخریج کی گئی ہے۔

- سمر آخرت ترجمہ سندھی سفر السعادۃ: علامہ مجدالدین فیروزآبادی کی کتاب "سفر السعادۃ" کا سندھی ترجمہ اوراس کی احادیث کی تخریج کی گئی ہے۔

علامہ پیرسید ابوتراب رشداللہ شاہ نے ۴ شعبان ۱۳۴۰ھ مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۲۲ء کواس دنیا فانی سے رحلت فرمائی۔(۸)

سید ضیاءالدین شاہ راشدی

پیر ضیاءالدین شاہ راشدی علامہ ابوتراب رشداللہ شاہ راشدی کے بڑے صاحبزادے تھے۔آپ کی ولادت ۱۳۰۴ھ میں ہوئی۔آپ نے علوم اسلامیہ کی تحصیل اپنے آبائی مدرسہ دارالرشاد سے کی۔شعبان ۱۳۲۷ھ میں مدرسہ دارالرشاد پیرجھنڈو کے پہلے جلسہ تقسیم اسناد میں آپ کی دستاربندی ہوئی جس کی صدارت علامہ شیخ حسین بن محسن انصاری یمانی استادمولانا سیدنواب صدیق حسن خاں بھوپال نے فرمائی۔آپ نے جامع ترمذی کا سندھی میں ترجمہ کیا تھا اورعلم میراث کی کتاب "سراجی" کی احادیث کی تخریج بنام "عون اللطیف فی تخریج احادیث السراجیۃ" کی تھی۔(۹)

پیرسیداحسان اللہ شاہ راشدی

پیرسید احسان اللہ شاہ راشدی پیرسید ابوتراب رشداللہ شاہ کے دوسرے صاحبزادے تھے آپ کی ولادت ۲۷ رجب ۱۳۱۲ھ کو ہوئی۔آپ نے دینی تعلیم اپنے آبائی مدرسہ دارالرشاد میں حاصل کی۔تکمیل تعلیم کے بعداپنی خاندانی روایات کے مطابق آپ نے اپنے آپ کو دین اسلام کی نشرواشاعت،کتاب وسنت کی ترقی وترویج کے لیے وقف کردیا۔آپ تمام دینی ودنیاوی امور میں سنت رسولﷺ کوپیش نظر رکھتے تھے۔اس لیے آپ کو سنت والے کے نام سے یادکیا جاتا ہے۔

پیرسیداحسان اللہ شاہ کوتمام علوم دینیہ پر یکساں قدرت حاصل تھی۔تفسیر،حدیث،تاریخ،اسماالرجال پر آپ کی نظر بہت وسیع تھی۔اس فن میں آپ کو بہت زیادہ کمال حاصل تھا۔(۱۰)

شیخ الاسلام مولانا ابوالوفا ثناءاللہ امرتسری ؒ نے لکھا ہے کہ میں ایک دفعہ ایک فیصلہ کے لیے پیرسید احسان اللہ شاہ راشدی کا مہمان رہا۔ان سے علم الرجال پر کافی گفتگو ہوئی۔میں نے ان کواس فن میں یکتا پایا اور میں انھیں فن اسماءالرجال میں امام تسلیم کرتا ہوں۔

آپ کو کتابیں جمع کرنے کا بہت شوق تھا اور یہ شوق آپ کو ورثہ میں ملا تھا۔آپ نے اپنے آبائی کتب خانے میں بے شمار کتب کا اضافہ کیا۔علوم تفسیر،حدیث اوراسماالرجال پر مصر شام،مکہ معظمہ،مدینہ منورہ،اور

ہندوستان کے کئی شہروں سے زرکثیر خرچ کر کے نایاب کتابیں نقل کروائیں۔آپ دائرۃ المعارف العثمانیہ دکن کے اراکین میں سے تھے۔مکتبہ دائرۃ المعارف سے جو بھی کتاب چھپتی تھی وہ آپ کے کتب خانہ عالیہ علمیہ کو اعزازی طور پر ملتی تھی۔دائرۃ المعارف والوں نے جب پہلی مرتبہ السنن الکبری للبیہقی اور مستدرک حاکم طبع کروائیں تو اس وقت ان کے پیش نظر جو نسخے تھے ان میں سے ایک نسخہ پیر احسان اللہ شاہ کے مکتبہ کا تھا۔جیسا کہ انھوں نے دونوں مطبوعہ کتابوں میں ان قلمی نسخوں کے ذکر میں صراحت سے تحریر کیا ہے تاریخ بغدادی ابھی چھپی نہیں تھی۔آپ نے دار الکتب المصریہ قاہرہ سے ۱۶۔۱۵ سو روپے خرچ کر کے اس کی فوٹو کاپی حاصل کی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تصنیف و تالیف کا خصوصی ملکہ عطا فرمایا تھا۔آپ نے سنن ابن ماجہ کی شرح بزبان عربی بنام "نخیمۃ الزجاجۃ شرح ابن ماجہ" لکھنی شروع کی تھی۔لیکن اس کی تکمیل سے پہلے ہی اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے۔

آپ نے ۱۵ شعبان ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۲/۱۱ کتوبر ۱۹۳۸ء کو ۴۵ برس کی عمر میں انتقال کیا۔(۱۱)

علامہ سید محب اللہ شاہ راشدی

آپ کی ولادت گوٹھ پیر جھنڈو، نیو سعید آباد میں مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۲۱ء مطابق ۲۹ محرم ۱۳۴۵ھ میں ہوئی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاوں کے مدرسہ دار الرشاد میں حاصل کی جو ان کے والد سید احسان اللہ شاہ کی نگرانی میں مصروف عمل تھا۔آپ کے اساتذہ میں حافظ محمد امین متوہ، مولانا ولی محمد کیریو، مولانا عبید اللہ سندھی، مولانا محمد مدنی، مولانا محمد خلیل اور آپ کے والد ماجد تھے۔

آپ نے سندھ یونیورسٹی سے فاضل عربی اور شعبہ ثقافت و اسلامی وتقابل ادیان میں ایم اے کیا۔پھر آپ درس و تدریس اور دعوت و تبلیغ میں مصروف ہو گئے اور مدرسہ دار الرشاد کے ساتھ اورینٹل کالج قائم کیا جو سندھ یونیورسٹی کے ماتحت آٹھ برس تک چلتا رہا۔آپ کو کتابیں جمع کرنے کا بے حد شوق تھا۔اپنے خاندانی کتب خانے کی توسیع و ترقی میں خوب حصہ لیا۔نادر و نایاب کتابوں کے حصول کے لیے زر کثیر خرچ کیا اور آبائی کتب خانے میں مختلف علوم و فنون کے ہزاروں مخطوط و مطبوع کتابوں کا اضافہ کیا۔آپ نے کتابوں کے حصول کے لیے امرتسر، دہلی کے سفر کیے، ترکی کے علمی مرکز استنبول، برطانیہ کے اسفار اور حج کے متعدد مواقع پر زیادہ وقت کتابوں کی تلاش و حصول میں صرف کیا اس لیے ان کا المکتبہ العالیہ العلمیہ آج بھی ہزاروں مطبوعات و مخطوبات کا خزانہ تسلیم کیا جاتا ہے۔

کتابیں جمع کرنے کے ساتھ ساتھ باقاعدہ مطالعہ و تحقیق میں مصروف رہتے تھے۔چنانچہ انھیں علم تفسیر، حدیث، فقہ، فن رجال، فلسفہ، تاریخ ادبیات وغیرہ علوم پر عبور حاصل تھا۔فن خطابت و تدریس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تصنیف کا خصوصی ملکہ عطا کیا تھا۔علوم حدیث سے قلبی لگاؤ تھا۔اسماء الرجال پر دسترس اور گہری نظر تھی، آپ نے عربی، سندھی اور اردو میں ۶۰ سے اوپر کتابیں تصنیف فرمائیں جن میں ۱۷ عربی، ۴۵ اردو، اور ۲۲ سندھی زبان میں

ہیں ۔ان کے علاوہ متعدد تحقیقی مقالات ومضامین اور فتاوے تحریر فرمائے ۔ یہ تصانیف تفسیر، حدیث اسماء الرجال، فقہی مسائل تاریخ وسوانح، شروح وحواشی، سفرنامے، اور مباحث وغیرہ پر مشتمل ہیں ۔

علم حدیث میں تصانیف

۔التعليق النجيح على الجامع الصحيح البخاری: **یہ صحیح بخاری شریف کی عربی میں مختصر اور جامع شرح اور تعلیق ہے ۔**

۔كشف اللثام عن تراجم الرواة الاعلام الذين يروون حديث لاصلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب خلف الامام: **کتاب القرأۃ خلف الامام للبیہقی کی اس روایت کے راویوں کے حالات وتعارف پر مشتمل ہے ۔**

۔طريق السداد وفضل المقال في تراجم الرجال الثقات النبال الذين ليس لهم ذكر في تهذيب الكمال: **اس کتاب میں ان ثقات راویوں کے تراجم وحالات ذکر کیے گئے ہیں جن کا تذکرہ تہذیب الکمال للمزی میں نہیں ہے ۔**

۔ثقات الرجال الملتقطة من تاريخ جرجان: **تاریخ جرجان للسھمی میں جن ثقہ راویوں کا ذکر ہے ان کو اس کتاب میں ترتیب کے ساتھ جمع کیا ہے ۔**

۔ التعليق لمحب الحسيني على التقريب للعسقلاني: **کتاب تقریب التھذیب لابن حجر العسقلانی پر تعلیق وحواشی پر مشتمل ہے ۔**

۔ الاحاديث الضعاف مع بيان الى الموجب للتضعيف: **اس کتاب میں ضعیف روایات کا ذکر اور ان کے ضعف کی وجوہ بیان کی گئی ہیں ۔**

۔ الثقات المذكورة في تاريخ بغداد وغيره من كتب الخطيب في اثناء تراجم لكن ليس لهم ذكر في التهذيب والتقريب: **امام ابوبکر بغدادی کی تاریخ بغداد اور ان کی دیگر کتب میں تراجم کے دوران مذکور ان ثقہ اور معتبر راویوں کو جمع کیا گیا ہے جن کا تقریب التھذیب اور تھذیب التھذیب میں ذکر نہیں ہے ۔**

۔ تسكين القلب المشوش باعطاء التحقيق في تدليس الثوری والاعمش: **اس کتاب میں امام سفیان ثوری اور اعمش کی تدلیس پر تحقیق کی گئی ہے ۔**

۔التعليقات على صحيح ابن حبان: **اس کتاب میں صحیح ابن حبان پر حواشی وتعلیقات لکھے ہیں:**

ان کتابوں کے مخطوطات ان کے المکتبہ العالیہ العلمیہ میں موجود ہیں ۔

آپ نے ۲۱ جنوری ۱۹۹۵ء مطابق ۱۹ شعبان ۱۴۱۵ میں وفات پائی ۔آپ کی نماز جنازہ آپ کے چھوٹے بھائی سید بدیع الدین شاہ راشدی نے پڑھائی ۔آپ کے صاحبزادہ سید قاسم شاہ راشدی مدرسہ دار الرشاد المکتبہ العالیہ العلمیہ کو بحسن وخوبی سنبھالے ہوئے ہیں ۔(۱۲)

علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی

آپ کی ولادت گوٹھ پیر جھنڈو میں ۱۰ جولائی ۱۹۲۵ء مطابق ۱۸ ذوالحج ۱۳۴۳ھ ہوئی۔ آبائی درسگاہ مدرسہ دارالرشاد میں تعلیم حاصل کی۔ آپ نے حافظ محمد امین منتوہ، مولانا ولی محمد کیریو، مولانا قطب الدین، مولانا بہاوالدین جلال آبادی، مولانا خلیل اور سید محبّ اللہ شاہ جیسے اساتذہ کرام سے کسب فیض کیا۔ آپ نے سید محبّ اللہ شاہ راشدی، مولانا عبدالحق بہاولپوری مکی، مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری، مولانا حافظ عبداللہ روپڑی، مولانا ابو اسحاق نیک محمد امرتسری، مولانا ابوسعید شرف الدین دہلوی اور مولانا عبید اللہ سندھی سے علم حدیث کی اجازت اور سند حاصل کی۔

آپ نے درس وتدریس کا سلسلہ مدرسہ دارالرشاد میں شروع کیا۔ اس کے ساتھ آبائی کتب خانہ سے بھرپور فائدہ اٹھا کر مطالعہ میں خوب اضافہ کیا۔ تقریر وتحریر کے ذریعے سندھ میں توحید وسنت کی دعوت کا کام بحسن وخوبی ادا کیا۔ قرآن واحادیث کی تعلیمات کو عام کیا۔

۱۹۵۵ء میں نیو سعید آباد میں شہر سے متصل آزادپیر جھنڈو نامی گاؤں آباد کیا۔ وہاں مدرسہ محمدیہ اور مکتبہ راشدیہ کی بنیاد رکھی۔ مدرسہ میں منتہی طلبہ کو صحیح بخاری اور تفسیر ابن کثیر پڑھاتے رہے۔ حج بیت اللہ کے متعدد مواقع پر بیت اللہ شریف، مسجد نبوی، اور مدینہ یونیورسٹی وغیرہ مختلف مقامات پر عربی وار دو میں دروس وخطبات کا سلسلہ جاری رکھا۔ ۱۹۷۵ء میں مع اہل وعیال مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تین سال قیام کے دوران دارالحدیث الخیریہ مکہ مکرمہ اور المعھد الحرم المکی میں تدریس کی خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۷۹ء میں وطن واپس آکر تدریس اور تقریر وتحریر کے ذریعے دعوت واصلاح کے کام میں مشغول ہوگئے۔ وقتاً فوقتاً یورپ، امریکہ، مشرق وسطی، ہندوستان، بنگلہ دیش کے تبلیغی دورے کیے اور بین الاقوامی کانفرنسوں سے خطاب کیا۔ آپ نے نادر ونایاب قیمتی کتب پر مشتمل مکتبہ راشدیہ بڑی محنت وعرق ریزی سے جمع کیا۔ تفسیر، حدیث، اسماء الرجال، تاریخ، فقہ، فلسفہ ولغت کے علاوہ متعدد علوم وفنون کی تقریباً دس ہزار کتابیں جمع کیں۔

اللہ تعالی نے آپ کو زبردست قوت حافظہ سے نوازا تھا۔ محض تین ماہ کے قلیل عرصے میں قرآن مجید مکمل کیا۔ ان کے بقول میں یہ دعوی تو نہیں کرتا کہ میں حافظ ہوں (یعنی جسے محدثین حافظ کہتے ہیں) لیکن اللہ تعالی کی اتنی مہربانی ہے کہ زندگی کے اکثر مسائل کے بابت احادیث مع حوالہ کتب معلوم ہیں۔

بدیع الدین شاہ کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ انھیں تفسیر، علوم القرآن، حدیث، علوم الحدیث یعنی علم المصطلح، تراجم، رجال، شروح الحدیث، اصول فقہ، کتب فقہ المذاہب الاربعہ، خلافیات المذاہب، ادب، تاریخ، لغت، علوم اللغۃ العربیہ، شعر، علوم الشعر، عقائد، منطق، معانی بلاغت وغیرہ پر دسترس حاصل تھی۔

آپ نے مختلف موضوعات پر ڈیڑھ سو کے قریب عربی، اردو، اور سندھی میں کتابیں تصنیف کیں۔

آپ نے سندھی زبان میں قرآن کریم کی مفصل وجامع تفسیر ''بدیع التفاسیر'' لکھی۔''مقدمہ التفسیر'' ۲۰۷ صفحے،سورۃ فاتحہ کی تفسیر بنام احسن الخطاب فی تفسیر ام الکتاب ۴۹۴ صفحے،بشری البررۃ فی تفسیر سورۃ البقرہ ۳ جلدیں ۱۹۰۰ صفحے، آلاء الرحمٰن فی تفسیر سورۃ آل عمران ۴۷۵ صفحے،النداء والدعا فی تفسیر سورۃ النساء ۵۴۲ صفحے،الماہدہ فی تفسیر سورۃ المائدہ ۳۸۸ صفحے،الاحکام فی تفسیر سورۃ الانعام،الانفاق فی تفسیر سورۃ الاعراف ۶۲۲ صفحے،الانوال فی تفسیر سورۃ الانفال،البراءۃ فی تفسیر سورۃ البراءۃ ۶۰۹ صفحات پر مشتمل ہیں۔مقدمہ کے ساتھ دس جلدیں شائع ہوچکی ہیں باقی دوجلدیں زیر طبع ہیں جن میں یونس فی تفسیر سورۃ یونس،الھود فی تفسیر سورۃ الھود،یوسف فی تفسیر سورۃ یوسف،الرشد فی تفسیر سورۃ الرعد اور تفسیر سورۃ ابراھیم شامل ہیں آپ ان تیرہ پاروں کی تفسیر لکھ سکے تھے۔

علم حدیث میں تصانیف

علم حدیث پر آپ کی اہم کتابیں ذیل میں درج ہیں:

-**السمط الابریز حاشیة مسند عمر بن عبدالعزیز:** امام ابوبکر بن الباغندی کی جمع کردہ مسند عمر بن عبد العزیز کی تخریج وتعلیق ہے جو مکتبہ فاروقیہ ملتان سے شائع ہوچکی ہے۔

- **المرأۃ لطرق حدیث من کان له امام فقرأۃ الامام له قرأۃ:** اس کتاب میں اس روایت کے جملہ طرق جمع کیے ہیں اوران پر تفصیلی کلام کرکے اسے سخت ضعیف ثابت کیا ہے۔۲۵۰ صفحات پر مشتمل یہ کتاب آپ نے بیس برس کی عمر میں تصنیف فرمائی تھی۔اس وقت جن علمائے کرام نے اس پر تقاریظ لکھیں اور تحقیق کی تعریف کی،ان میں آپ کے برادر اکبر سید محب اللہ شاہ راشدی،مولانا اسماعیل سلفی گوجرانوالہ،مولانا ثناء اللہ امرتسری،مولانا عبداللہ روپڑی وغیرھم شامل ہیں۔

-**تھذیب الاقوال فیمن له فی المرأۃ من الرجال:** اس کتاب میں ''المرأۃ لطرق حدیث من کان له امام فقرأۃ الامام له قرأۃ'' کے رجال کے احوال بیان کیے گئے ہیں۔

- **جلاء العینین بتخریج روایات البخاری فی جزء رفع الیدین:** اس کتاب میں امام بخاری کی جزء رفع الیدین کی روایات کی تخریج کی گئی ہے۔۲۱۲ صفحات کی یہ کتاب ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد نے ۱۹۸۲ء میں شائع کی ہے۔۱۹۸۹ء میں ''مؤسسة الکتب الثقافیة'' بیروت سے اور ۱۹۹۶ء میں دار ابن حزم بیروت سے اس کے دو ایڈیشن شائع ہوچکے ہیں۔

- **توفیق الباری لترتیب جزء رفع الیدین للبخاری:** جزء رفع الیدین للبخاری کی روایات کی ترتیب دی گئی ہے یہ کتاب مجلة الجامعة السلفیة بنارس ہند شمارہ مارچ ۱۹۸۵ء میں شائع ہوچکی ہے۔

- **غایة المرام فی تخریج جزء القرأۃ خلف الامام:** امام بخاری کی جزء القرأۃ خلف الامام کی تخریج کی گئی ہے۔

- **جزء منظوم فی أسماء المدلسین:** اس کتاب میں مدلس راویوں کے نام ان کے طبقات کی ترتیب کے ساتھ منظوم پیش کیے گئے ہیں۔

- القنديل المشعول في تحقيق حديث اقتلو الفاعل والمفعول: اس رسالہ میں نبی ﷺ کی حدیث ''من وجدتموہ یعمل عمل قوم لوط فاقتلو االفاعل المفعول لہ'' پر تحقیق کی گئی ہے۔

- منجد المستجيز لرواية السنة والكتاب العزيزية: یہ کتاب آپ کی ثبت الأسانید ہے۔اس میں آپ نے ۱۵۹ ائمہ کرام تک اپنا سلسلہ اسناد پہنچایا ہے۔

- القول اللطيف في الاحتجاج بالحديث الضعيف: اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے کہ کن حالات میں اور کن شرائط پر ضعیف حدیث سے استدلال کیا جا سکتا ہے۔

- رفع الارتياب عن حكم الأصحاب: اس کتاب میں صحابہ کرامؓ کی تعریف،فضائل واحکام ذکر کیے گئے ہیں۔

- أزهار الحدائق في تذكار من جمع أحاديث خير الخلائق: جن محدثین نے علم حدیث کی کتابیں جمع کیں ہیں ان کا تذکرہ اور ان کی ہر کتاب سے ایک حدیث ذکر کی ہے۔

- صريخ المهمد في تخريج بلاغات مؤطا محمد: اس کتاب میں مؤطا محمد کی بلاغات وتعلیقات کی تخریج کی گئی ہے۔

- الاصابة مع الاصابة في ترتيب أحاديث البيهقي على مسانيد الصحابة: السنن الکبری للبیہقی کی احادیث کو صحابہ کرامؓ کی مسانید کی ترتیب سے جمع کیا ہے۔

- الامام بتبويب لاحاديث الخطيب على الاحكام: امام خطیب بغدادی کی ''تاریخ بغدادی'' میں وارد احادیث کو ابواب کی ترتیب پر جمع کیا ہے۔

- فهرسة أحاديث تاريخ مدينة السلام على تبويب المسائل و ترتيب الاحكام: امام خطیب بغدادی کی تاریخ بغدادی کی احادیث کی فہرست،مسائل واحکام کی ترتیب پر لکھی ہے۔

- التعليقات الراشدية على شرح أربعين النووية للشيخ محمد حيات سندهي: شیخ محمد حیات سندھی شرح اربعین نوویہ پر تعلیقات لکھی ہیں۔

- تحفة الاحباب في تخريج أحاديث قول الترمذي "وفي الباب": اس کتاب میں سنن ترمذی شریف میں امام ترمذی کے قول ''وفی الباب'' کی تخریج کی گئی ہے۔

- شيوخ الامام البيهقي (تراجمهم): اس کتاب میں امام بیہقی کے اساتذہ کے تراجم لکھے ہیں۔

- الاربعينات في المدينيات: اس کتاب میں چالیس ابواب منعقد کیے ہیں اور ہر باب میں چالیس احادیث ذکر کی ہیں۔

یہ تمام کتابیں ان کے ذاتی کتب خانہ ''المکتبہ الراشدیہ'' آزاد پیر جھنڈو نیو سعید آباد میں محفوظ ہیں۔

تلامذہ

پاکستانی طلبہ کی ایک کثیر تعداد کے علاوہ دیگر کئی بلاد وامصار کے متعدد طلبہ نے آپ سے کسب فیض کیا اور حدیث کی اجازت لی ۔ان میں سے سب کا احصا تو ناممکن ہے البتہ چند کے نام ذکر کیے جاتے ہیں ۔

- شیخ علی عامر یمنی سابق مدیر دار الحدیث الخیر یہ مکہ المکرمہ
- شیخ عمر بن محمد بن عبداللہ بن السبیل امام الحرم المکی
- شیخ عبدالقادر بن حبیب اللہ السندی سابق استاذ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ
- شیخ حمدی عبدالمجید سلفی عراقی
- شیخ عمر احمد سیف یمن
- شیخ محمد موسیٰ نصر بحرین
- شیخ ابو سعید ایربوزی ترکی
- شیخ محمد موسی افریقی
- شیخ وصی اللہ محمد عباس الھندی
- شیخ غلام اللہ رحمتی افغانی ۔(۱۳)

الغرض مسلمانوں نے روز اول سے قرآن حکیم کے بعد احادیث کے متعلقہ علوم کی نشر و اشاعت میں بھرپور کوشش کی ۔بقول مولانا مناظر حسین گیلانی "حدیث مسلمانوں کا ہی نہیں بلکہ پوری انسانیت کی اہم ترین تاریخ کا معتبر ترین ذخیرہ ہے۔"(۱۴)

اسی سرچشمہ ہدایت علم نبوت سے امت مسلمہ کے ایسے عظیم نفوس مقدسہ سیراب ہوئے جو دنیا کے چپے چپے میں اپنے تن من دھن کی بازی لگا کر اس مقدس مشن کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچا کر لا یزال طائفۃ امتی منصورین الخ کے مقدس مشن کی تکمیل کی سعادت سے سرفراز ہوئے ۔

"راشدی خاندان" نے سیاسی انارکی اور نا مساعد حالات کے باوجود عصری تقاضوں سے ہم آہنگ تدریسی و تحقیقی خدمات حدیث سرانجام دیں ۔حجیت حدیث ،فن حدیث ،دفاع حدیث اور علوم حدث پر ازمنہ ماضی سے جو اہم مخطوطات منتشر اور بکھرے ہوئے تھے ،راشدی خاندان کے بزرگوں نے ان کڑیوں کو نہ صرف آپس میں مربوط کیا ،بلکہ ان کی جانفشانیوں اور محنتوں سے سنت کی والہانہ عقیدت سے محبت کی مثال جگمگا اٹھی ۔اس علمی خاندان نے حدیث ،اصول حدیث ،رجال ،غرائب الحدیث ،موضوعات ،متون ،اربعینات ،تخریجات ،اطراف ، اسانید ،علل اور بعض اہم موضوعات پر گرانقدر کارہائے نمایاں سرانجام دیے ۔

☆☆☆☆☆

حوالے

(۱) بحر العلوم، ۲۰۱۱ء، ص۴۴۳؛ وشاہ، سید فیض الدین، راشدی خاندان کا شجرہ نسب، ص ۱۵ـ۱۸

(۲) بحر العلوم، ۲۰۱۱ء، ص۴۴۳؛ وتذکرہ صوفیائے سندھ، ۲۷۰ـ۲۷۱

(۳) بحر العلوم، ۲۰۱۱ء، ص۴۴۴؛ ووفائی، مولانا دین محمد، تذکرہ مشاہیر سندھ، ۶/ ۲۶۸

(۴) بحر العلوم، ۲۰۱۱ء، ص۴۴۴؛ وسید فیض الدین، راشد خاندان کا شجرہ نسب، ص ۵۶

(۵) بحر العلوم، ۲۰۱۱ء، ص۴۴۵ـ۴۴۴

(۶) بحر العلوم، ۲۰۱۱ء، ص ۴۴۵؛ وفکر ونظر، ص ۳۳

(۷) بحر العلوم، ۲۰۱۱ء، ص ۴۴۶؛ لغاری، مولانا عبداللہ، مولانا عبیداللہ سندھی کی سرگزشت کابل (لاہور: دار الکتب، س ن) ص ۹

(۸) بحر العلوم، ۲۰۱۱ء، ص ۴۴۷؛ وبحر العلوم، مجلّہ سہ ماہی (سندھ: میر پور خاص، اشاعت نمبر ۹، ۲۰۰۷ء) ص ۳۳؛ وفکر ونظر، ص ۳۵؛ وسہ ماہی تحریک آزادی نمبر، شمارہ نمبر ۱ـ۲، ۱۹۷۵ء

(۹) بحر العلوم، ۲۰۱۱ء، ص۴۴۸؛ وفکر ونظر، ص ۳۵؛ وشریعت، ماہنامہ، سکھر، سوانح حیات نمبر، جلد ۹، شمارہ ۱ـ۴، ۱۹۸۱ء ص ۴۱۲

(۱۰) بحر العلوم، ۲۰۱۱ء، ص ۴۴۸؛ وصراط مستقیم، ماہنامہ، کراچی، مارچ ۱۹۹۵ء، ص ۲۷

(۱۱) بحر العلوم، ۲۰۱۱ء، ص۴۴۸ـ۴۴۹؛ وصراط مستقیم، ماہنامہ کراچی، مارچ ۱۹۹۵ء، ص ۲۷؛ وفکر ونظر، ص ۳۴ـ۳۶؛ وبحر العلوم، ۲۰۰۷ء، ص۳۳ـ۳۵

(۱۲) بحر العلوم، ۲۰۰۷ء، ص ۳۷ـ۳۶، بحر العلوم، ۲۰۱۱ء، ص ۴۵۱ـ۴۵۰، فکر ونظر، ص ۳۸ـ۳۷، بھٹی، محمد اسحاق، کاروان سلف (فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ، ۱۹۹۹ء) ص ۳۷۹، دعوت اہل حدیث، ماہنامہ، حیدرآباد، اگست ۲۰۰۴ء

(۱۳) فکر ونظر، ص ۳۴ـ۳۹، بحر العلوم، ۲۰۰۷ء، ص ۱۲۷، ۱۲۸، ۸۸، ۵۴، ۴۷؛ وعراقی، برصغیر پاک وہند میں علم الحدیث، (لاہور: محدث روپڑی اکیڈمی، ۲۰۰۷ء) ص ۷۹

(۱۴) فکر ونظر، ص ۴۴

❁❁❁